بسم اللہ الرحمن الرحیم

دستور اسلامی جمعیت طالبات پاکستان

مقدمہ

انسانی زندگی کے دور آغاز ہی سے حق اور باطل کا معرکہ جاری ہے۔ اس معرکے میں جس نے اپنی قولی و عملی حمایت حق کے پلڑے میں ڈال دی، وہ کامیاب و کامران ہوا اور اس کے برعکس نے اپنی صلاحیتیں باطل کی راہ میں کھپائیں وہ ناکام و نامراد رہا۔

آج امت مسلمہ کا ایک جزو ہونے کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے کہ ہم بے حسی ، لاعلمی اور غیر جانب داری کی روش چھوڑ کر اپنی تمام طاقتوں کو علی اعلان حق کے لئے استعمال کر یں تاکہ اللہ کی زمین پر اللہ کا دین قائم ہو اورہم کامیاب و کامران ہو سکیں۔

مسلمان کی حیثیت سے ہمیں بات پر کامل یقین ہے کہ کائنات کے ایک ایک ذرہ کا خالق، مالک اور حاکم صرف ایک خدا کی ذات جو نہایت تدبر اور حکمت سے کائنات کا نظام چلا رہا ہے ۔خالق ہونے کی حیثیت سے صر ف اس کو حق ہے کہ بلا شرکت غیر حاکمیت صرف اپنے دست قدرت میں رکھے اور کائنات کی ساری مخلوقات بلا حیل و حجت اس کے ہر حکم کے آگے سر تسلیم ختم کریں۔

ہماری زندگی کی دوسری بنیاد یقین کامل ہے۔کہ اللہ تعالیٰ اپنی اطاعت سکھانے کے لیے نوع انسانی کی ہدایت کے لیے اپنے انبیاءمعبوث کرتا رہا ہے اور یہ سلسلہ حضور خاتم النبین پر آکر ختم ہوا۔

دستور اسلامی جمعیت طالبات پاکستان

حصہ اول

دفعہ 1۔ پاکستان کی طالبات کی اس تنظیم کا نام “ اسلامی جمعیت طالبات پاکستان” ہوگا

دفعہ۲:اسلامی جمعیت پاکستان کا نصب العین اللہ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق انسانی زندگی کی تعمیر کے ذریعے رضائے الٰہی کا حصول ہوگا۔

دفعہ۳۔ اسلامی جمعیت طالبات پاکستان کا پروگرام حسب ذیل ہوگا:

۱۔ طالبات تک اسلام کی دعوت پہنچانا۔ اسلام کا علم حاصل کرنے کے لیے رغبت دلانا

۲۔ اسلام کے عملی تقاضوں کو پورا کرنے کا احساس پیدا کرنا اور دوسرے نظام ہائے حیات کے مقابلے میں اسلام کی برتری ثابت کرنا۔

ایسی طالبات جو اسلامی نظام زندگی کے قیام کے لیے کام کرنے کو تیار ہوں انہیںجمعیت کے تحت منظم کرنا۔

۳۔جو طالبات منظم ہوجائیں ان کی فکری اور اخلاقی تربیت کے لیے موثر انتظام کرنا۔

طالبات میں بڑھتی ہوئی بے پردگی اور عریانی کے رحجان کو ختم کر کے اسلامی اقدار و اخلاقی اور اسلامی عادات و خصائل کی ترویج کرنا۔

پاکستان میں اسلامی نظام تعلیم کے قیام کے لیے کوششیں کرنا۔ اور طالبات کے جائز مطالبات منوانے اور ان کی مشکلات دور کرنے کی جد وجہد کرنا، نیز ان کے اجتماعی مسائل میں ان کی رہنمائی کرنا۔

حصہ دوئم:

رکنیت جزو اول

دفعہ ۵۔ ہر وہ پاکستانی طالبہ جو کسی درس گاہ سے متعلق ہو یا پرائیویٹ تعلیم حاصل کر رہی ہو اور جو جمعیت کے نصب العین کو پوری طرح سمجھ لینے کے بعد اقرار کر لے کہ یہی اس کا نصب العین ہے۔

۲۔ جمعیت کے پروگرام اور طریق کار سے پوری طرح متفق ہو۔

۳۔ اس دستور کے مطابق جمعیت کے نظم کی پابندی کا عہد کرلے۔

۴۔ اسلام کا کم از کم اتنا علم رکھتی ہو کہ اسلام اور غیر اسلام میں تمیز کر سکے۔ اور حدود اللہ سے واقف ہو۔

۵۔ اسلام کے مقرر کردہ فرائض کو ان کی شرعی پابندیوں کے ساتھ ادا کرتی ہو اور کبائر سے اجتناب کرے۔

۶۔ باپردہ ہو، عریاں اور بے ہودہ فیشن نہ کرتی ہو۔

۷۔ کسی ایسی تنظیم یاادارے سے متعلق نہ ہو جس کے اصول اور طریقہ کار جمعیت نصب العین سے متصادم ہوں ، جمعیت کی رکن بن سکتی ہے۔

دفعہ۶۔

طریقہ رکنیت

مندرجہ بالا دفعہ کے مطابق جمعیت کی رکنیت اختیار کرنے کا طریقہ یہ ہوگا کہ امیدوار رکنیت ‘‘گوشوارہ رکنیت’’ پر کرکے مقامی ناظمہ کے حوالے کرے گی وہ اس کو اپنی رائے کے ساتھ ناظمہ صوبہ کے پاس بھیجے گی۔ ناظمہ صوبہ اپنے رائے کے ساتھ ناظمہ اعلیٰ کو بھیجے گی اور ناظمہ اعلیٰ رکنیت منظور کرنے کی مجاز ہو گی۔

۲۔ ناظمہ اعلیٰ ‘‘ گوشوارہ رکنیت’’ منظور کرے گی، لیکن مسترد کرنے کی صورت میں اس کے لیے مجلس شوریٰ سے مشورہ کرنا لازمی ہوگا۔

۳۔ امیدوار رکنیت فارم کی منظوری کے بعد اس وقت سے رکنیت کے حقوق کی مستحق ہوگی جب کہ رکنیت کا عہد کرے۔

نوٹ:

جن مقامات پر جمعیت نہ ہو وہاں مذکورہ بالا گوشوارہ ناظمہ صوبہ کو بھیجا جائے گا جو اپنی رائے کے ساتھ ناظمہ اعلیٰ کو بھیجے گی اور ایسے مقامات پر عہد کی رکنیت لینے کی ناظمہ صوبہ کوئی مناسب صور ت تجویز کرنے کی مجاز ہوگی۔

دفعہ: رکن کے فرائض حسب ذیل ہوں گے۔

۱۔ تمام معاملات میں اپنے نقطہ نظر ، خیال اور عمل کو کتاب و سنت کی تعلیمات کے مطابق ڈھالنا، اپنی زندگی کا مقصد ، اپنی پسند و ناپسند کا معیار اپنی وفاداریوں کو محور رضائے الٰہی کو بنانا۔ نفس پرستی کابت توڑ کر تابع امر رب بن جاتا۔

۲۔ فاسق اور خدا سے غافل لوگوں سے قلبی دوستی نہ رکھنا اور صالح و خدا دوست لوگوں سے رابطہ قائم کرنا۔

۳۔ اقامت دین کے لیے اپنی فکری و عملی صلاحیتوں کو نشو و نما دینا۔

۴۔ زیاد ہ سے زیادہ طالبات کے سامنے جمعیت کی دعوت پیش کرنا اور جو طالبات اس دعوت کو قبو ل کر لیں انہیں جمعیت کے نظم میں شامل کر کے منظم جد و جہد پر آمادہ کرنا

دفعہ ۸:۱ کسی رکن جمعیت سے اخراج صرف اسی صورت میں ہو سکے گا جب کہ

الف) وہ اپنے عہد رکنیت سے قولاً یا عملاً انحراف کرے)

ب) کوئی ایسا فعل کرے جو جمعیت کے موقف، نظم یا اس کی اخلاقی و دینی حیثیت کونقصان) پہنچانے والا ہو یا

ج) اس کے قول و فعل سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ اسے جمعیت سے کوئی دلچسپی باقی نہ ہو۔)

۲۔ اگر کوئی مقامی ناظمہ یہ محسوس کرے کہ اس مقام کی کوئی رکن اس دفعہ کی شق نمبر ۱ کی اس حد تک مرتکب ہوتی ہے کہ اسے رکنیت سے خارج کر دینا چاہئے تو وہ اس کی رپورٹ ناظمہ صوبہ کے پاس کرے گی اور ناظمہ صوبہ اس کو اپنی رائے کے ساتھ ناظمہ اعلیٰ کے پاس بھیج دے گی۔

۳۔ منفرد ارکان کی صورت میں ناظمہ صوبہ کو اخراج کی سفارش کا حق ہوگا۔

۴۔ اخراج کاآخری فیصلہ ناظمہ اعلیٰ کی صوابدید پر ہوگا مگر ناظمہ اعلیٰ کے لیے شوریٰ مشورہ لازمی ہوگا۔

دفعہ ۱.۹ رکن اپنا استعفیٰ مقامی ناظمہ کو دے گی جس کا فرض ہوگا کہ وہ ناظمہ صوبہ کے واسطہ سے ناظمہ اعلیٰ کو اس سے مطلع کرے۔

۲۔ ناظمہ اعلیٰ کے مطلع ہونے پر اس کی رکنیت معطل ہو جائے گی۔

۳۔ ناظمہ اعلیٰ کی منظوری کے بعد رکنیت منسوخ ہوجائے گی۔

رفاقت جزو دوم

دفعہ ۱۱۔ ہر وہ طالبہ جمعیت کی رفیقہ بن سکتی ہے جو

۱۔ جمعیت کے نصب العین اور پروگرام سے شعوری طور پر اتفاق رکھتی ہو۔

۲۔ اسلام کے بنیادی عملی تقاضوں کو پورا کرنے کی کوشش کرتی ہو۔

۳۔ جمعیت کے پروگراموں کی تکمیل کی جدو جہد میں نظم سے تعاون کرنے کا وعدہ کرے۔

دفعہ ۲۱:۱ رفیقہ بننے والی طالبہ“ گوشوارہ ہائے” پر کر کے مقامی ناظمہ کو دے گی۔

مقامی ناظمہ نہ ہو وہاں منظوری کا اختیار ناظمہ صوبہ کو ہو گا۔

دفعہ ۳۱:۱ مقامہ ناظمہ اور ناظمہ صوبہ کو بالترتیب مذکورہ بالادونوں صورتوں (دفعہ نمبر ۱۱، شق نمبر۱،۲) میں ہر اس رفیقہ کو رفاقت سے خارج کرنے کا حق ہوگا جو رفاقت کو شرائط کو پورا نہ کرے۔

جزول اول: ذمہ داروں کے اوصاف، انتخابات کا طریقہ کار

دفعہ ۱:۱۵ ناظمات کے انتخابات میں حسب ذیل اوصاف کو مد نظر رکھا جائے۔

الف) یہ کہ وہ نہ اس منصب کو امیدوار ہو اور نہ اس کے حصول کے لیے کوشاں ہو۔)

ب) یہ کہ ارکان جمعیت تقویٰ ، علم کتاب و سنت دینی بصیرت، قوت فیصلہ، اصابت رائے، امانت و) دیانت اور راہ خدا میں استقامت کے لحاظ سے اس کو بہتر پاتی ہوں۔

ج) یہ کہ وہ انتظامی صلاحیت کے لحاظ سے تمام ارکان سے اہل تر ہو۔)

۱۔ ارکان شوریٰ کے انتخاب میں اوصاف مندرجہ بالا شق(الف۔ب) کو مد نظر رکھا جائے گا۔

دفعہ ۶۱: انتخابات میں کنویسنگ Convanssing کی اجازت نہ ہوگی۔

۲۔ کوئی شخص نہ اپنے حق میں خود پروپیگنڈا کر سکتا ہے اور نہ ہی دوسروں سے بالواسطہ یا بلا واسطہ پروپیگنڈا کر سکتا ہے۔

۳-کسی شخص کی حمایت یا مخالفت میں گروہی منصوبہ بندی Party Planning کی اجازت نہ ہو گی-

۴۔ انتخابات کے بارے میں کسی سے مشورہ لینا یا کسی سکے طلب کرنے پر مشورہ دینا کنویسنگ سے تحت نہیں آتا۔

۵۔ انتخابات میں آراءکی مجرو اکثریت فیصلہ کن ہوگی۔

جزو دوم

مرکزی نظام

دفعہ۷۱: مرکزی نظام ناظمہ اعلیٰ ، متعمدہ عام اورمرکزی مجلس شوریٰ پر مشتمل ہو گا۔

دفعہ ۸۱۔ ناظمہ اعلیٰ کو ارکان جمعیت کثرت رائے سے منتخب ہو کریں گی۔

۲۔ ناظمہ اعلیٰ کا انتخاب ایک سال کے لیے ہو گا۔

۳۔ سالانہ اجتماع کی صورت میں سیشن ختم ہونے سے کم ازکم چار ہفتے پہلے مرکزی مجلس شوریٰ اگلے انتخابات کے لیے ناظمہ انتخاب مقرر کرے گی جو کم از کم تین ہفتہ پہلے ارکان کو بیلٹ پیپر روانہ کر دے گی اور سالانہ اجتماع کے آخری دن تک (کسی مقرر وقت) ان کو وصول کرکے کثرت رائے سے نو منتخب ناظمہ اعلیٰ کا اعلان کر دیا جائے گا۔

۴۔ سالانہ اجتماع نہ ہونے کی صورت میں انتخابات کی تفصیل مجلس شوریٰ طے کرے گی۔

۵۔ ارکان جمعیت ایک ہی طالبہ کو بار بار منتخب کر سکیں گی۔

دفعہ ۹۱:۱ گر کسی وقت نظامت اعلیٰ کا منصب استعفیٰ، معزولی یا کسی اور وجہ سے خالی ہو جائے تو نئی ناظمہ اعلیٰ کا انتخاب فی الفور کیا جائے گا۔

۲۔مرکزی مجلس شوریٰ کی اکثریت نئی ناظمہ اعلیٰ کا انتخاب کر سکے گی، لیکن دو ماہ کے اندر ارکان جمعیت سے اس انتخاب کی توثیق حاصل کرنا ضروری ہوگا ۔

۳۔ اگر ارکان جمعیت کی اکثریت مجلس شوریٰ کے فیصلے کی توثیق نہ کرے و مجلس شوریٰ کے منتخب کردہ ناظمہ اعلیٰ معزول ہو جائے گی اور ضروری ہوگا کہ ایک ماہ کے اندر اندر نئی ناظمہ اعلیٰ کا انتخاب کرایاجائے۔